سوال

(68)خاندانی منصوبہ بندی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے الحمدللہ پانچ بچے ہیں۔ ایک بڑا آپریشن ہوا تھا اور باقی چھوٹے آپریشن۔ پیدائش کے وقت کیس سیریس ہو جاتا ہے۔ پیدائش بہت مشکل ہوتی ہے۔ ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ آپریشن کروالو۔ اب بھی پیدائش ہونے والی ہے۔ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ آپریشن کروالینا چاہیے یا پیدائش میں لمبا وقفہ کرنے کے لیے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے؟ براہ مہربانی راہنمائی فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کتاب وسنت کے نصوص و براہین پر غور وخوض کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ولادت ضبط کرنے کی تین صورتیں پائی جا سکتی ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں۔ (2) قطع نسل (2) منع حمل (3) اسقاط حمل۔ ضبط ولادت کی جدید سے جدید شکل انہی صورتوں میں سے کسی ایک میں شامل وداخل ہوگی۔ اول الذکر صورت کا مفہوم یہ ہے کہ شوہر و بیوی میں سے کسی ایک کے توالد وتناسل والے اعضاء میں داخلی یا خارجی ایسی تبدیلی کر دی جائے جس کی وجہ سے وہ ابدی طور پر اولاد کی نعمت سے محروم ہو جائیں اور بچہ جنم دینے کے بالکل قابل نہ رہیں۔ جیسا کہ گزشتہ دور میں مردوں کو خصی کر دیا جاتا اور آج کے ترقی یافتہ دور میں نس بندی اور آپریشن ہے۔ یہ صورت ناجائز وحرام ہے۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

"ردرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولوأذن لہ لاختصینا"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن معظون رضی اللہ عنہ پر نکاح سے علیحدہ رہنا رد کر دیا۔ اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔

(صحیح البخاری 5073۔ صحیح مسلم 6/1452۔ ترمذی 1083۔ نسائی 3213۔ ابن ماجہ 2/593۔ مسند احمد 1/175۔ دارمی 2167)

حازم کہتے ہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا

"کنا نغزوامع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس لنا شیء فقلنا: اَلا نستحصی؟ فنہنا عن ذلک ثم رخص لنا ان ننکح المراۃ بالثوب ثم قرأعلینا یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ٨٧

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے تھے اور ہمارے پاس کچھ نہیں ہوتا تھا۔ ہم نے کہا: کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کیا پھر ہمیں رخصت دی کہ ہم ایک کپڑے کے عوض عورتوں سے نکاح کر لیں پھر انہوں نے ہم پر قرآن کی آیت پڑھی۔ اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں انہیں حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب مایکرہ من التبتل والخصاء 5075)

ان احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ نس بندی یا بذریعہ آپریشن آلات توالد و تناسل میں ایسا تغیر و تبدل کرنا جس سے نسل کا سلسلہ منقطع ہو جائے بالکل ناجائز و حرام ہے۔ البتہ بعض اوقات ایسی صورت کچھ خواتین کے ساتھ پیش آجاتی ہے کہ ان کے اعضاء تولید اس قابل نہیں ہوتے کہ جن سے فطری اور طبعی طریقے سے ولادت ہو سکے۔ مجبوراً غیر فطری طریقے سے بذیرہ آپریشن بچہ پیدا ہوتا ہے اور ماہر ڈاکٹروں کے کہنے کے مطابق بذریعہ آپریشن دو یا تین مرتبہ ولادت کے بعد عورت میں بچہ جنم دینے کی صلاحیت باقی نہیں رہتی بلکہ جان کے ضیاع کا قوی اندیشہ ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں عورت کے پیٹ میں بچے کا آجانا خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ ایسی اضطراری اور مجبوری کی حالت میں جب کہ ماہر مسلمان ڈاکٹرز فیصلہ دے دیں کہ یہ عورت اب ولادت کے قابل نہیں رہی، ایسی صورت اختیار کرنے کی گنجائش ہے کہ ولادت کا سلسلہ منقطع کر دیا جائے کیونکہ اسلام کا اصول ہے کہ "الضرورات تبیح المحظورات" ضروریات حرام کام کو مباح کر دیتی ہیں۔

لہذا شدید مجبوری کی صورت میں ماہر مسلم ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق آپریشن کروایا جا سکتا ہے۔

ثانی الذکر صورت یعنی منع حمل سے مراد ہر وہ صورت ہے جس کی بنا پر عورت کے رحم میں حمل ٹھہر نہ سکے اور قوت تولید باقی رہے۔ اس کی بعض صورتیں عہد رسالت میں بھی ملتی ہیں۔ آپ کے دور میں منع حمل کی صورت جو مروج تھی اسے "عزل" کہا جاتا ہے۔

اس کے متعلق مختلف احادیث مروی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ (1) عزل جائز ہے لیکن پسندیدہ نہیں۔ اس کی قباحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انداز بیان سے بالکل واضح ہے آپ نے عزل کو مخفی طریقے سے زندہ درگور قرار دیا ہے۔

نیز اسقاط حمل دو مرحلوں میں سے کسی نہ کسی ایک مرحلہ میں ہوگا یا اس میں روح پڑ چکی ہوگی یا نہیں۔ دونوں کے احکام جداگانہ ہیں۔ ان دونوں صورتوں کی تفصیل کسی دوسرے موقع پر ان شاء اللہ ذکر کریں گے۔

صورت مسئولہ میں اگر ماہر مسلم ڈاکٹرز یہ مشورہ دیتے ہیں کہ ولادت کی وجہ سے عورت کی جان کو خطرہ ہے اور اس کا نظام تولید کمزور پڑ چکا ہے۔ پھر آپریشن کروا سکتے ہیں ورنہ عزل کی کیفیت اختیار کر لین ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3۔ کتاب النکاح- صفحہ 353

محدث فتویٰ